آزاد کشمیر میں نظام زکوٰۃ

فضائل ومسائل

اور

کارکردگی

شائع کردہ

آزاد جموں و کشمیر زکوٰۃ کونسل

مظفرآباد۔ آزاد کشمیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

راہِ خُدا میں اپنے گھر کا تمام اسباب پیش کرنے والے

یارِ غار خلیفہ اوّل سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی

اس شمشیر بے نیام کے نام جس کی چمک نے سرکارِ دوعالم

محبوبِ الٰہی صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے فوراً بعد

مانعینِ زکوٰۃ کی آنکھوں کو خیرہ کردیا اور ان کی گردنیں

احکامِ خداوندی اور اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے

آگے جھکنے پر مجبور ہوگئیں :-

حصہ اوّل

فضائل ومسائل زکوٰۃ

زکوٰۃ کی فضیلت واہمیت

اسلام اور مسئلہ غربت کا حل!

اسلام نے مسئلہ غربت کا جو حل پیش کیا ہے۔ اور جس طرح ضرورت مندوں اور غریبوں کی کفالت کا نظام قائم کیا ہے۔ اور اس نظام کی تربیت اور راہنمائی کیلئے جو قواعد وضوابط بتائے ہیں۔ اُن کی دُنیا کے دیگر مذاہب یا نظام ہائے زندگی میں کوئی مثال نہیں ملتی۔

اسلام نے غربت کے مسئلہ کو حل کرنے کی جانب جس قدر زیادہ توجہ دی اور جتنا زیادہ اس بات کا اہتمام کیا ہے اس کا اندازہ اس امر سے بخوبی ہوسکتا ہے کہ اسلام نے اپنے بالکل ابتدائی دور ہی میں جب کہ مسلمان محض چند گنتی کے مجبور اور بے کس افراد تھے اور جو دعوت اسلام قبول کرنے کے جرم میں ہر قسم کے ظلم وستم سہہ رہے تھے اور جن کا کوئی سیاسی وجود نہ تھا اور نہ انہیں کوئی اقتدار حاصل تھا اس لئے اسلام نے اس دور میں غربت کے مسئلہ کی جانب پوری توجہ دی اور قرآن کریم نے اس سلسلہ میں جو بڑی اہم ہدایات دیں۔ کبھی قرآن کریم نے اس مسئلہ کا ذکر

ترجمہ: "غریبوں کو کھانا کھلانا"

کے الفاظ سے کیا اور اس پر مخاطبین کو آمادہ کیا اور کبھی اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے انفاق کی نصیحت کی اور کبھی سائل اور محروم کا حق ادا کرنے کا حکم فرمایا اور کبھی مسکین اور مسافر کا حق ادا کرنے کی تاکید کی اور کبھی زکوۃ ادا کرنے کی تاکید کی اور کبھی زکوۃ دینے کا عنوان اختیار کیا۔

مال و دولت کی حیثیت انسانی معیشت میں وہی ہے جو خون کی بدن میں ہے اگر خون کی گردش میں فطور آ جائے تو انسانی زندگی کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے اور بعض اوقات دل کا دورہ پڑنے سے انسان کی اچانک موت واقع ہو جاتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح اگر دولت کی گردش منصفانہ نہ ہو تو معاشرہ کی زندگی خطرہ میں ہوتی ہے اور کسی وقت بھی حرکت قلب بند ہو جانے کا خوف طاری رہتا ہے۔ حق تعالیٰ نے دولت کی منصفانہ تقسیم اور عادلانہ گردش کے لئے جہاں اور بہت سی تدبیریں ارشاد فرمائی ہیں ان میں سے ایک زکوۃ و صدقات کا نظام بھی ہے اور جب تک یہ نظام صحیح طور پر نافذ نہ ہو معاشرہ اس نظام کو پورے طور پر ہضم نہ کرلے تب تک نہ دولت کی منصفانہ گردش کا تصور کیا جا سکتا ہے اور نہ معاشرہ زوال سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

مال جہاں انسانی معیشت کی بنیاد ہے، وہاں انسانی اخلاق کے بنانے اور بگاڑنے کا بھی اس کو گہرا دخل ہے۔ بعض اوقات مال کا نہ ہونا انسان کو غیر انسانی حرکت پر آمادہ کرتا ہے اور وہ معاشرہ کی ناانصافی کو دیکھ کر معاشرتی سکون کو غارت کرنے کی ٹھان لیتا ہے۔ بعض اوقات وہ چوری، ڈکیتی، سٹہ اور جوا جیسی قبیح حرکات شروع کر دیتا ہے، کبھی غربت و افلاس سے تنگ آ کر وہ زندگی سے ہاتھ دھو لینے کا فیصلہ کر لیتا ہے۔ کبھی

وہ پیٹ کا جہنم بھرنے کے لئے اپنی عزت وعصمت کو نیلام کرتا ہے اور کبھی فقر و فاقہ کا مداوا ڈھونڈنے کے لئے اپنے دین وایمان کا سودا کرتا ہے۔ اسی بنا پر ایک حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ فقر و فاقہ آدمی کو قریب قریب کفر تک پہنچا دیتا ہے۔

یہ تمام غیر انسانی حرکات معاشرہ میں فقر و فاقہ سے جنم لیتی ہیں اور بعض اوقات گھرانوں کے گھرانے برباد کر کے رکھ دیتی ہیں۔ ان کا مداوا (حل) ڈھونڈنا معاشرہ کی اجتماعی ذمہ داری ہے اور صدقات وزکوٰۃ کے ذریعہ خالق کائنات نے ان برائیوں کا سدباب بھی فرمایا ہے۔ اس کے برعکس بعض اخلاقی خرابیاں وہ ہیں جو مال ودولت کے افراط سے جنم لیتی ہیں۔ امیرزادوں کو جو غلط خیالات سوجھتے ہیں اور جس قسم کی غیر انسانی حرکات ان سے سرزد ہوتی ہیں انہیں بیان کرنے کی حاجت نہیں۔ صدقات وزکوٰۃ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے دولت کے ذریعے پیدا ہونے والی برائیوں کا بھی انسداد فرمایا تاکہ ان لوگوں کو غرباء کی ضروریات کا بھی احساس رہے اور غرباء کی حالت ان کے لئے تازیانہ عبرت بھی رہے۔ زکوٰۃ وصدقات کے نظام میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس سے وہ مصائب وآفات ٹل جاتی ہیں جو انسان پر نازل ہوتی رہتی ہیں۔ اسی بنا پر بہت سی احادیث میں فرمایا گیا ہے کہ صدقات کے ذریعہ بلا دور ہوتی ہے اور انسان کی جان ومال آفات سے محفوظ رہتی ہیں۔

سب سے بڑھ کر یہ کہ زکوٰۃ رکنِ اسلام ہے جو مسلمانوں کو فکر فردا سے بالکل بے نیاز کر دیتی ہے اس کا سیدھا سادا اصول یہ ہے کہ آج تم مالدار ہو تو دوسروں کی مدد کرو، کل تم نادار ہو گئے تو دوسرے تمہاری مدد کریں گے، تم کو یہ فکر کرنے کی ضرورت نہیں

کہ ہم مفلس ہو گئے تو کیا بنے گا؟ مر گئے تو بیوی بچوں کا کیا حشر ہو گا؟ کوئی آفات ناگہانی آ پڑی، بیمار ہو گئے، گھر میں آگ لگ گئی، سیلاب آ گیا، دیوالیہ نکل گیا تو ان مصیبتوں سے چھٹکارا کی کیا سبیل ہو گی؟ سفر میں پیسہ نہ رہا تو کیونکر گزر بسر ہو گی؟ ان سب فکروں سے صرف زکوٰۃ کی ادائیگی ہی بے فکر کر دیتی ہے۔ تمہارا کام بس اتنا ہے۔ کہ اپنی پس انداز کی ہوئی دولت میں سے اڑھائی فیصد دے کر اللہ کی انشورنس کمپنی میں اپنا بیمہ کرا لو اس وقت تم کو اس دولت کی ضرورت نہیں ہے یہ ان کے کام آئے گی جو اس کے ضرورت مند ہیں۔ کل جب تم ضرورت مند ہو گے یا تمہاری اولاد یا بیوی ضرورت مند ہو گی تو نہ صرف تمہارا اپنا دیا ہوا مال بلکہ اس سے بھی زیادہ تم کو واپس مل جائے گا۔

اسی طرح یہ سمجھنا بھی غلط ہے کہ زکوٰۃ دینے والے فقراء و مساکین پر کوئی احسان کرتے ہیں ہرگز نہیں بلکہ خود فقراء و مساکین کا مالداروں پر احسان ہے کہ ان کے ذریعے سے ان لوگوں کی رقم خدائی بینک میں جمع ہو رہی ہے۔ اگر آپ کسی کو بینک میں جمع کرنے کے لئے کوئی رقم سپرد کرتے ہیں تو کیا آپ اس پر احسان کر رہے ہیں؟ اگر یہ احسان نہیں تو فقراء کو زکوٰۃ دینا بھی ان پر احسان نہیں۔ اس طرح صدقہ کرنے والے کو مطمئن رہنا چاہیئے کہ ان کا یہ صدقہ (زکوٰۃ) ہزاروں برکتوں اور سعادتوں کے ساتھ انہیں واپس کر دیا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ صدقہ فقیر کے ہاتھوں میں جانے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے۔ اور فقیر گویا اس دینے والے سے وصول نہیں کر رہا ہے بلکہ یہ اسی کی طرف سے دیا جا رہا ہے جو سب کا داتا ہے۔

اسلام کے اقتصادی نظام میں زکوٰۃ بہت اہمیت کی حامل ہے۔ اسکی ادائیگی سے دولت چند ہاتھوں میں جمع نہیں ہوتی بلکہ گردش میں رہتی ہے۔ اور معاشرے میں توازن برقرار رہتا ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی سے کتنے ہی افراد دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی شرمندگی سے بچ سکتے ہیں۔ نادار بچے علم کی روشنی سے منور ہو سکتے ہیں۔ غریب لڑکیوں کے ہاتھ پیلے ہو سکتے ہیں۔ تاریخ اسلام میں ہی ہمارے سامنے اتنی بڑی مثال موجود ہے۔ جب خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سہنرے دور خلافت میں ڈھونڈنے سے بھی زکوٰۃ لینے والا نہ ملتا تھا زکوٰۃ کا قانون بہت اہم ہے۔ درحقیقت زمین و آسمان اور اس میں رہنے والی مخلوق کا پیدا کنندہ رب العلمین ہی اس انسان کے نظام کو چلانے کی راہنمائی کر سکتا ہے۔ ادائیگی زکوٰۃ اس الٰہ العلمین کا حکم ہے۔ جس نے انسانی ہدایت کیلئے قرآن پاک نازل فرمایا۔ اسی کتاب میں کم و بیش اسی (80) سے زائد بار ادائیگی زکوٰۃ کا ارشاد فرمایا اور وعدہ فرمایا کہ ادائیگی زکوٰۃ سے آپ کے مال میں اضافہ ہوگا۔

زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر وعید

قرآن مجید سورہ بقرہ آیت ۲۷۲ میں ارشاد خداوندی ہے۔ تم اپنی دولت صرف اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے خرچ کرو۔ زکوٰۃ کا بنیادی مقصد اس وقت تک حاصل نہیں ہوتا کہ اپنی دولت کا ایک حصہ نکال کر کسی غریب یا حاجت مند کو دیدیا جائے۔ بلکہ یہ مقصد اسوقت حاصل ہوگا جب دینے والے کی نیت صاف ہو، ریاکاری کا عنصر اس

میں موجود نہ ہو اس کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی رضا ہونی چاہیے۔

دوسرا قرآن مجید میں سورہ بقرہ آیت ۲۶۷ میں ارشاد ہے کہ اے ایمان والو اپنی پاک کمائی میں سے خرچ کرو اسکی وضاحت میں حضور پاک ﷺ کا ارشاد ہے۔ کہ اللہ پاک صرف پاک مال ہی سے صدقہ قبول فرماتے ہیں۔ لہذا اہم بات یہ ہے کہ جو زکوٰۃ دی جائے وہ پاک کمائی سے ہو۔ اس میں حرام کمائی کی ملاوٹ نہ ہو۔

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" جو بھی قوم زکوٰۃ دینا چھوڑ دیتی ہے اللہ تبارک تعالیٰ اس کو قحط سالی میں مبتلا کر دیتا ہے اور جب لوگ اپنے اپنے مالوں کی زکوٰۃ دینا چھوڑ دیں گے تو ضرور آسمان سے بارشیں روک دی جائیں گی، حتیٰ کہ اگر چوپائے نہ ہوں تو ایک قطرہ نہ برسے قحط کی وباء ہم لوگوں پر ایسی مسلط ہو رہی ہے۔ کہ اس کی حد نہیں ہزاروں تدبیریں اس کے زائل کرنے کے واسطے کی جاتی ہیں لیکن ہر کوئی تدبیر کار گر نہیں ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کوئی وبال کسی گناہ پر اتار دیں تو کسی کی کیا طاقت کہ اس کو ہٹا سکے، وہ تو اللہ کے ہی ہٹانے سے ہٹ سکتی ہے۔ اس نے مرض بتلا دیا ہے اور اس کا صحیح علاج بتا دیا اگر مرض کو زائل کرنا مقصود ہو تو صحیح علاج (قرآن وحدیث کی روشنی میں) اختیار کیجئے گا۔

سورہ توبہ (آیت 35-34) میں فرمانِ خداوندی ہے۔

ترجمہ۔ اور وہ لوگ جو سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے (زکوٰۃ نہیں دیتے) انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو جس دن (قیامت کے دن) وہ آگ میں تپائے جائیں گے۔ جہنم کی آگ میں۔ پھر اس سے

داغی جائیں گی ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں۔ فرشتے کہیں گے یہ ہے وہ تمہارا مال جس کو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا۔ تو اب چکھو مزا اس خزانے کا۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک حدیث مروی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو، پھر وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے قیامت کے روز وہ مال ایک گنجے سانپ کی شکل بنا دیا جائے گا جس کی دونوں آنکھوں کے اوپر دو نقطے ہوں گے۔ (ایسا سانپ بہت زہریلا ہوتا ہے) وہ سانپ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے بخیل کے گلے میں طوق کی طرح ڈال دیا جائے گا (یعنی اس کے گلے سے لپٹ جائے گا) اور اس کی دونوں باچھیں پکڑ کر کاٹے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں، میں تیری جمع کی ہوئی دولت ہوں۔ پھر حضور ﷺ نے سورۃ آل عمران کی یہ آیت تلاوت فرمائی اس میں مال کے طوق بنائے جانے کا ذکر ہے۔

ترجمہ: "اور نہ گمان کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس مال و دولت میں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے انہیں دیا ہے۔ (اور اس کی زکوٰۃ نہیں نکالتے) کہ وہ مال و دولت ان کے حق میں بہتر ہے بلکہ انجام کے لحاظ سے وہ ان کے لئے بدتر اور شر ہے قیامت کے روز ان کے گلوں میں وہ دولت جس میں انہوں نے بخل کیا (اور جس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی) طوق بنا کر ڈالی جائے گی"۔

۸

مصارف زکوٰۃ

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"بلاشبہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک اعمال کیے، نماز قائم کی اور زکوۃ دی، ان کے لئے ان کے رب کے پاس اجر ہوگا"۔ (بقرہ: 277)

زکوٰۃ ہر صاحب حیثیت مسلمان پر فرض ہے جو مقرر نصاب پر سال گزرنے کے بعد ادا کی جاتی ہے۔ آزاد کشمیر میں یکم رمضان المبارک کو بینکوں میں زکوٰۃ کی کٹوتی ہوتی ہے۔ زکوٰۃ کے لفظی معنی پاک ہونا، بڑھنا اور نشو ونما پاتا ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اس سے مراد مالی عبادت ہے یعنی ہر صاحب نصاب مسلمان (جس پر زکوٰۃ فرض ہو) اپنے مال میں سے شریعت کی مقرر کردہ مقدار مستحقین اور ضرورت مندوں کے لئے نکالے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کا مال پاک ہوجاتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ خیر و برکت عطا فرماتا ہے اواس کا اجر بڑھتا ہے۔ زکوٰۃ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے تیسرا اہم رکن ہے۔ جو کلمہ طیبہ اور نماز کے بعد آتا ہے۔ زکوٰۃ 2 ہجری کو مدینہ منورہ میں فرض ہوئی۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ قرآن کریم میں اکثر مقامات پر ایمان کے بعد صرف دو اعمال یعنی نماز اور زکوٰۃ کا ذکر آتا ہے۔ سورۃ بقرہ (آیت 277) میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: "بلاشبہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک اعمال کیے، نماز قائم کی اور زکوۃ دی، ان کے لئے ان کے رب کے پاس اجر ہوگا"

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے زکوۃ کی اہمیت اور اس کی تاکید بیان کرنے کے بعد اس کے آٹھ مصارف بھی بتائے ہیں۔

سورہ توبہ (آیت 6) میں ارشاد ہے۔

ترجمہ: "یہ صدقات تو صرف فقیروں اور مسکینوں کے لئے ہیں اور ان لوگوں کے لئے ہیں جو نظام زکوۃ پر مامور ہوں اور ان کے لئے جن کی تالیف قلوب مطلوب ہو اور گردنوں کو چھڑانے اور قرض داروں کی مدد کرنے کے لئے ہیں اور خدا کی راہ میں اور مسافر نوازی میں صرف کرنے کے لئے ہیں۔ یہ ایک فریضہ ہے۔ خدا کی طرف سے اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور دانا ہے"

اس آیت کریمہ میں زکوۃ کے آٹھ مصارف کا ذکر ہے لیکن ان میں سے کسی ایک کو دوسرے کے ساتھ منسلک نہیں کیا گیا لہذا ہر مصرف اپنے طور پر آزادانہ زکوۃ میں حصے دار ہونا چاہیئے۔

آیت مبارکہ میں زکوۃ کے جو آٹھ مصارف بیان کئے گئے ہیں وہ یہ ہیں۔

(1) فقراء

فقراء سے مراد ایسے مرد اور عورتیں ہیں جن کے پاس اپنی ضروریات کے لئے مال نہ ہو اور وہ تنگ دستی میں گذر اوقات کرتے ہیں ان میں ایسے تمام نادار، محتاج اور معذور افراد شامل ہیں جو عارضی یا مستقل طور پر مالی معاونت کے مستحق ہوں یا کسی حادثے کا شکار ہو کر محتاج و مجبور ہو گئے ہوں۔

مساکین

مساکین سے مراد ایسے افراد ہیں جو اپنی ضروریات کے لئے مال نہیں رکھتے اور نہ ہی مانگتے ہیں جیسے ایک شریف غریب انسان جو کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے میں عار محسوس کرتا ہے۔

(3) عاملین زکوٰۃ

عاملین زکوٰۃ سے مراد ایسے افراد ہیں جو زکوٰۃ وعشر کی وصولی، تقسیم اور حفاظت پر مامور ہوں۔ ایسے افراد کی تنخواہ زکوٰۃ میں سے مقرر کرنا جائز ہے۔ آزاد جموں وکشمیر میں عاملینِ زکوٰۃ، آزاد جموں وکشمیر زکوٰۃ کونسل، ماتحت زکوٰۃ کمیٹیاں اور نظامت زکوٰۃ وعشر ہے۔ زکوٰۃ وعشر کی وصولی اور اصل مستحق تک زکوٰۃ پہنچانا انہی اداروں کی ذمہ داری ہے۔

(4) مئولفة القلوب

ایسے نومسلم جنہیں اسلام کی طرف مائل کرنا ہو اور وہ مالی لحاظ سے کمزور ہوں۔ یہ لوگ صاحب نصاب بھی ہو سکتے ہیں۔ مقصد انہیں اسلام کی طرف راغب کرنا، اسلامی مملکت کے مفاد میں ان کی خدمات لینا ہے۔

(5) غلاموں کی آزادی

غلاموں کی رہائی کے لئے زکوٰۃ کی رقم خرچ کی جا سکتی ہے۔

(6) قرض دار

زکوٰۃ کے مال سے قرض داروں کا قرض بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔ ایسے افراد جو

قرضوں کے بوجھ تلے دبے ہوں اور اپنی ضروریات یا آمدن سے قرض واپس کرنے کے قابل نہ ہوں یا ایسے لوگ جن کا کاروبار تباہ ہو گیا ہو۔

(7) فی سبیل اللہ

لفظ "فی سبیل اللہ" تمام نیک کاموں پر حاوی ہے۔ اس کا مطلب اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا اور جہاد کرنا ہے۔ زکوٰۃ کی رقم سے مجاہدین اسلام کی مدد کی جا سکتی ہے۔ جو اسلام کی عظمت و سربلندی اور مسلمانوں کے مفاد کے لئے کسی بھی طرح جہاد میں مصروف ہوں اس کے علاوہ نادار طلباء و طالبات کی مدد بھی کی جا سکتی ہے۔

(8) مسافر

اگر کوئی شخص سفر کی حالت میں کسی وجہ سے مالی مدد کا محتاج ہو جائے تو ایسے شخص کی مدد زکوٰۃ کے مال سے کی جا سکتی ہے۔ خواہ وہ اپنے گھر میں خوشحال ہو، گھر جا کر وہ رقم واپس کر دے تو بہتر نہ کرے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

نصابِ زکوٰۃ

نصابِ زکوٰۃ سے مراد سرمائے کی وہ کم از کم مقدار ہے جس میں شریعت نے زکوٰۃ واجب کی ہے اور جس شخص کے پاس بقدر نصاب سرمایہ ہو اسے صاحب نصاب کہا جاتا ہے۔ شریعت کی رو سے خوشحال لوگ وہ ہیں جن کے پاس بقدرے نصاب مال سال گزرنے کے بعد بھی موجود رہے۔ تفصیل کچھ اس طرح ہے:

۱۔ زمین سے بغیر محنت حاصل شدہ ذخیرہ کا پانچواں حصہ

۲۔ زمین پر محنت سے حاصل شدہ فصل کا دسواں حصہ

۳۔ پانی لگنے والی زمین سے حاصل شدہ فصل کا بیسواں حصہ

۴۔ تجارت سے حاصل شدہ مال کا چالیسواں حصہ

(1) سونے کا نصاب

جس شخص کے پاس ساڑھے سات تولے سونا ہو اور وہ سارا سال اس کے پاس موجود رہے تو اس سونے پر زکوٰۃ واجب ہوگی، اگر سونے کی مقدار اس سے کم ہو تو اس پر زکوٰۃ ادا کرنا واجب نہیں۔

(2) چاندی

اگر کسی شخص کے پاس ساڑھے باون تولے چاندی موجود ہو اور اس پر پورا سال گزر جائے تو اس مقدار پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اگر چاندی کی مقدار اس سے کم ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔

(3) نوٹوں اور سکوں کا نصاب

اگر کسی کے پاس ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کے برابر نوٹ یا سکے موجود ہوں تو اس میں بھی زکوٰۃ واجب ہوگی، موجودہ وقت میں ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت تقریباً **5500/-** روپے بنتی ہے۔ اگر اتنی رقم نقد کی صورت میں سال بھر موجود رہی ہو تو پھر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

(4) مال تجارت کا نصاب

مال تجارت کا نصاب بھی وہی ہے جو سونے اور چاندی کا ہے۔ یعنی سونے اور چاندی کے نصاب کو بنیاد بنا کر مال تجارت کی زکوٰۃ کا حساب لگایا جا سکتا ہے۔

اونٹوں کا نصاب

اگر کسی کے پاس پانچ عدد اونٹ ہوں تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی، پانچ سے کم پر زکوٰۃ کا اطلاق نہیں ہوگا۔

(6) گائے بھینسوں کا نصاب

30 یا اس سے زائد گائیں بھینسوں کے مالک پر زکوٰۃ واجب ہوگی، اس سے کم پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔

(7) بھیڑ بکریوں کا نصاب

اگر کسی شخص کی ملکیت میں 40 عدد بھیڑ بکریاں موجود ہوں تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ لیکن بھیڑ بکریوں کی تعداد اس سے کم ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔

نوٹ:۔

اموالِ زکوٰۃ چار ہیں۔

1۔ سونا 2۔ چاندی

3۔ مالِ تجارت 4۔ نقد (کیش)

مالِ تجارت ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو بیچنے کی نیت سے خریدی ہو، کہیں زمین وغیرہ خرید لی اس نیت سے کہ اُسے بیچیں گے اور بیچنے کی نیت قائم بھی ہو تو وہ مالِ تجارت ہے اگر شروع میں بیچنے کی نیت سے نہیں خریدی ملک میں آنے کے بعد نیت

ہوگئی کہ بیچیں گے تو اس پر زکوٰۃ نہیں ایسے ہی اگر بیچنے کی نیت سے خریدی اور بعد میں یہ ارادہ ہوگیا کہ نہیں بیچیں گے تو بھی زکوٰۃ نہیں۔ مال تجارت میں زکوٰۃ دو شرطوں سے ہے۔

۱۔ بیچنے کی نیت سے خریدی ہو۔

۲۔ بیچنے کی نیت قائم بھی رہے۔

دونوں باتیں نہیں یا دونوں میں سے ایک نہیں تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہوگی۔ اموالِ زکوٰۃ میں سے چوتھی چیز نقدی ہے۔ نقدی کا مطلب یہ نہیں کہ روپیہ آپ کے ہاتھ میں ہو بلکہ یہ مطلب ہے کہ وہ کسی چیز کی صورت میں نہ ہو جسے آپ لوگ کیش کہتے ہیں وہ مراد ہے۔ خواہ وہ بینک میں ہو، خواہ کسی تجارت میں لگا ہوا ہو، خواہ آپ کے گھر میں ہو، خواہ کسی کے پاس امانت ہو، خواہ کسی پر قرض ہو یہ چار چیزیں ہوگئیں۔ جو مسائلِ زکوٰۃ میں لکھا ہوا ہے کہ ساڑھے سات تولے سونے پر زکوٰۃ فرض ہے۔ یہ سونے کا نصاب ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ان چار چیزوں میں سے صرف سونا ہو اور کچھ بھی نہیں چاندی بھی نہیں مالِ تجارت بھی نہیں اور نقدی بھی نہیں کچھ بھی نہیں صرف سونا ہے تو اس کا نصاب ہے ساڑھے سات تولے سونا اور باقی تین چیزوں میں سے کوئی چیز سونے کے ساتھ مل گئی تو پھر اس سونے کے وزن کا اعتبار نہیں رہتا بلکہ ان سب چیزوں کی قیمت لگائیں گے۔ اگر سب کی قیمت کا مجموعہ ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کا ہوگیا تو زکوٰۃ فرض ہو جائے گی۔ لہٰذا سونا اگر ایک ملی گرام بھی ہو اور اس کے ساتھ نقدی بھی ہے۔ یا تھوڑی سی چاندی بھی ہے یا مالِ تجارت بھی ہے غرض کوئی بھی چیز ملانے سے

مجموعہ ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کے برابر ہو جائے تو زکوٰۃ فرض ہے اس صورت میں سونا دیکھنے میں تو تھوڑا سا ہے مگر زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے یہی تفصیل چاندی میں ہے چاندی کا نصاب جو ساڑھے باون تولے بتایا جاتا ہے وہ اس صورت میں ہے جب کہ مالِ زکوٰۃ میں کوئی چیز بھی نہ ہو صرف چاندی ہو سونے کا ذرہ بھی نہ ہو مالِ تجارت کچھ بھی نہ ہو نقدی میں سے ایک پائی بھی نہ ہو صرف چاندی ہو تو ساڑھے باون تولے چاندی پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔ اور اگر اس کے ساتھ سونے کا ذرہ ہو مالِ تجارت میں تھوڑا سا ہو۔ یا نقدی ایک پیسہ ہی کیوں نہ ہو اس صورت میں وزن کا اعتبار نہیں قیمت کا اعتبار ہے۔ دو چیزوں کا مجموعہ یا تین چیزوں کا مجموعہ یا چار چیزوں کا مجموعہ ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کے برابر ہو جائے تو زکوٰۃ فرض ہو جائے گی۔ زکوٰۃ فرض ہونے کا جو دن ہے اُس دن بازار میں جو قیمت ہو وہ قیمت لگائیں گے۔ اگر کسی پر قرض ہو تو تمام اموالِ زکوٰۃ کے مجموعے کی قیمت لگا کر اُس میں سے قرض منہا کر دیں۔ اُس کے بعد اگر ساڑھے باون تولے چاندی کے برابر ہو تو زکوٰۃ فرض ہوگی۔ ورنہ نہیں یہ نصاب زکوٰۃ دینے والوں کے لئے ہے۔

حصّہ دوئم

کارکردگی

زکوٰۃ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے جسے اہم ترین مالی عبادت کا درجہ حاصل ہے۔ ہر دور میں صاحب نصاب مسلمان اکثر و بیشتر اپنے اموال کو پاک کرنے کی خاطر انفرادی طور پر زکوٰۃ کی ادائیگی کرتے رہتے ہیں۔ لیکن جہاں جہاں اسلامی یا مسلمان حکومتیں ہیں۔ ان کا یہ فرض ہے کہ وہ اس نظام کی روح کے مطابق اسے اجتماعی طور پر نافذ کریں پاکستان جو اسلام کے نام پر قائم ہوا ہے اور آزاد کشمیر کا یہ خطہ بھی اسلام کے نام پر ہی جہاد آزادی کے نتیجہ میں آزاد ہوا ہے۔ ضرورت اس امر کی تھی کہ یہاں شروع سے ہی اسلامی نظام نافذ کیا جاتا لیکن بوجوہ ایسا نہیں ہوسکا۔ آزاد کشمیر میں **1970**ء سے **1974**ء کے عرصہ میں مجاہدِ اوّل سردار محمد عبدالقیوم خان کی سربراہی میں قائم مسلم کانفرنس کی حکومت نے کچھ اسلامی قوانین کا نفاذ کیا اور پھر **1980**ء میں پاکستان میں زکوٰۃ کا اجتماعی نظام نافذ ہونے پر آزاد کشمیر میں بھی یہ نظام حکومتی سطح پر قائم کیا گیا۔ شروع شروع میں بلدیاتی اداروں کی مدد سے اسے چلایا گیا مگر بعد میں عشر و زکوٰۃ ایکٹ کا نفاذ کیا گیا اور اس نظام کو چلانے کیلئے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں سے لے کر زکوٰۃ کونسل تک مختلف سطحوں پر مختلف ادارے قائم کئے گئے جو اب تک اس نظام کو چلا رہے ہیں۔

نظام کا تعلق چونکہ براہِ راست عوام الناس کے ساتھ ہے اور روپے پیسے کا لین دین ہوتا ہے اس لئے تنقید اور اعتراضات وشکایات کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ان اعتراضات و شکایات اور تجربات کی روشنی میں اس نظام کو بہتر بنانے کیلئے حال ہی میں جناب سردار سکندر حیات خان صاحب، وزیرِ اعظم آزاد کشمیر کی سربراہی میں قائم حکومت نے بذیل اہم اقدامات کئے ہیں۔

الف۔صوابدیدی اختیارات کا خاتمہ

مروجہ قانون زکوٰۃ وعشر ایکٹ کی رو سے پہلے زکوٰۃ کونسل کو یہ اختیار حاصل تھا کہ وہ مختلف حکومتی اور نظامِ زکوٰۃ سے متعلق احباب کی صوابدید پر کچھ رقم رکھ سکتی تھی جہاں سے وہ احباب اپنی صوابدید پر زکوٰۃ فنڈ کی رقم تقسیم کرتے تھے اس سے کئی خرابیاں پیدا ہوئیں اور زکوٰۃ فنڈ کے غلط استعمال کا رجحان بڑھا موجودہ حکومت نے زکوٰۃ و عشر ایکٹ میں ترمیم کرتے ہوئے اس طرح زکوٰۃ فنڈ سے کسی قسم کی تقسیم اور صوابدیدی اختیارات کو ختم کر دیا ہے اب اس سلسلہ میں بشمول جناب صدر، جناب وزیرِ اعظم، جناب وزیرِ زکوٰۃ وعشر اور جناب چیئرمین زکوٰۃ کونسل کسی کو کوئی صوابدیدی اختیار حاصل نہیں ہے۔صوابدید کو ختم کر کے ادارہ جاتی نظام کو مضبوط کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور مستحقین زکوٰۃ کو ساری امداد مختلف اداروں کے ذریعہ فراہم کی جارہی ہے۔جن میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں،طبی ادارہ جات اور دینی مدارس وغیرہ شامل ہیں۔

ب۔ زکوٰۃ منافع فنڈ کے قواعد

عام طور پر غلط فہمی کی بنا پر زکوٰۃ منافع فنڈ کو بھی زکوٰۃ فنڈ کا حصہ سمجھا جاتا ہے۔ زکوٰۃ وعشر ایکٹ اور دیگر مروجہ قواعد کی رو سے زکوٰۃ منافع فنڈ، زکوٰۃ فنڈ کا حصہ نہ ہے۔ بلکہ یہ علیحدہ سرکاری فنڈ کے طور پر قائم ہے۔ قبل ازیں اس فنڈ کے استعمال کیلئے قواعد وضوابط موجود نہ تھے جس بنا پر یہ ساری رقم وزیر اعظم کی صوابدید پر ہوتی تھی۔ اور اس صوابدید کے غلط استعمال سے کئی سکینڈل جنم لیتے تھے جو سارے نظام کی خرابی اور بدنامی کا باعث بنتے تھے۔ موجودہ حکومت نے اس خرابی کا ازالہ کرتے ہوئے زکوٰۃ فنڈ کے باقاعدہ قواعد مرتب کر کے نافذ کر دیئے ہیں جن میں اس فنڈ کے مصرف اور طریقہ کار کی وضاحت کی گئی ہے۔ ان قواعد کی رو سے اس فنڈ کا زیادہ تر حصہ بیرونِ آزاد کشمیر مستحق مریضوں کے علاج معالجہ، حد متارکہ جنگ کے متاثرین، شہداء کے لواحقین کی مالی امداد اور معذور افراد کی بحالی کیلئے وقف ہے۔ اس فنڈ کی نگرانی اور انتظام وانصرام کیلئے جناب وزیر اعظم کی سربراہی مین ایک بورڈ قائم ہے جو سارے معاملات مروجہ قواعد کے مطابق چلا رہا ہے۔ ان قواعد کی رو سے اس فنڈ کو مالیاتی نظم وضبط کے اندر لایا گیا ہے۔ اور خرابی پیدا کرنے کے تمام چور دروازے بند کر دیئے گئے ہیں۔

نظام زکوٰۃ پر اعتماد بحال کرنے کی ضرورت وکارکردگی کا جائزہ

اس وقت زکوٰۃ کی وصولی کا واحد بڑا ذریعہ بینک اور مالیاتی ادارے ہیں۔ جہاں موقع پر ہی زکوٰۃ کی کٹوتی کی جاتی ہے۔ لیکن مختلف وجوہات کی بنا پر ہر سال اس

میں بتدریج کمی ہو رہی ہے۔ رضا کارانہ بنیادوں پر زکوۃ کی وصولی نہ ہونے کے برابر ہے۔ زکوۃ کی وصولی کیلئے ضروری ہے کہ لوگوں کا اس نظام پر اعتماد بحال کیا جائے اور زکوۃ کی جو رقم وصول کی جارہی ہے آیا وہ شرعی مصارف پر درست طور پر خرچ بھی ہو رہی یا نہیں۔ جب لوگوں کو اس بات کا یقین ہو جائے کہ زکوۃ میں دی گئی رقم درست طور پر صرف ہو رہی ہے۔ تو رضا کارانہ بنیادوں پر مزید وصولی کیلئے انہیں با آسانی آمادہ کیا جاسکتا ہے۔ اخراجات کی تفصیل جو آگے آرہی ہے، اس سے نظام زکوۃ کے قیام کی افادیت کا خود بخود اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ نظام زکوۃ کے نفاذ سے قبل ماضی پر نظر دوڑائی جائے تو معاشرہ کو وہ فوائد حاصل نہیں رہے ہیں۔ جو فوائد نظام زکوۃ کے قیام کے بعد ہم محسوس کر رہے ہیں۔ اس وقت آزاد کشمیر بھر میں ہر گاؤں میں سالانہ ہزاروں اور لاکھوں روپے غریبوں اور مسکینوں کو اسی نظام کے ذریعے پہنچائے جاتے ہیں۔ سینکڑوں دینی مدارس میں بچے اور بچیاں دینی تعلیم و تربیت سے مستفید ہو رہے ہیں۔ مستحق مریضوں کو ادویات وغیرہ کا مفت ملنا بھی اسی نظام کے قیام کی ہی وجہ سے ہے۔ زکوۃ کا سالانہ بجٹ کتنا ہے۔ یہ کن کن مدات پر خرچ ہو رہا ہے۔ اس کے خرچ کا کیا طریقہ کار ہے عوام الناس کی آگاہی کیلئے مختصر سا خاکہ پیش خدمت ہے۔

مجموعی سالانہ بجٹ

مالی سال 2003-2004ء تخمینہ بجٹ مبلغ -/397400000 (انتالیس کروڑ چوہتر لاکھ) روپے ہے جبکہ مالی سال 2002-2003 کا نظر ثانی بجٹ

مبلغ -/374018497 (مبلغ سینتیس کروڑ چالیس لاکھ اٹھارہ ہزار چار سو ستانوے) روپے تھا۔ اخراجات کی مدوار تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے توسط سے مستحقین میں زکوٰۃ کی تقسیم

گذشتہ مالی سال میں اس مد سے مبلغ -/216629387 (اکیس کروڑ چھیاسٹھ لاکھ انتیس ہزار تین سو ستاسی) روپے مستحقین میں تقسیم کئے گئے ہیں اور اس سال بجٹ میں اس مقصد کیلئے بائیس کروڑ پچاس لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں اور سب سے زیادہ رقم اس مد میں رکھی گئی ہے اس مد سے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی وساطت سے آزاد کشمیر بھر میں 65 ہزار کنبہ جات کو سہ ماہی بنیادوں پر درج ذیل درجہ بندی کے مطابق مالی امداد فراہم کی جاتی ہے۔

۱۔ ایک سے تین افراد پر مشتمل کنبہ -/670 روپے سہ ماہی

۲۔ چار سے چھ تک " -/930 روپے سہ ماہی

۳۔ سات اور اس سے زائد " " -/1250 روپے سہ ماہی

ہر سہ ماہی میں یہ رقم متعلقہ بینکوں میں منتقل کرائی جاتی ہے جہاں تمام مستحقین کے ذاتی اکاؤنٹ کھلے ہوئے ہیں ان میں ان کے حصہ کی رقم منتقل کر دی جاتی ہے جہاں سے وہ آسانی کے مطابق اپنی رقم نکلوا سکتے ہیں۔ مستحقین زکوٰۃ کو زکوٰۃ کارڈ بھی جاری کئے گئے ہیں جن میں مستحقین کی حاصل کردہ رقم کا اندراج ہوتا ہے۔ اور یہی کارڈ مستحقین کے علاج معالجہ کے لئے استحقاق کا سرٹیفکیٹ بھی ہیں۔

مستحقین کی فہرستوں پر نظرِ ثانی کا اختیار مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کو حاصل ہے جنہیں کوائف فارم مہیا کئے گئے ہیں جن کے مطابق مستحقین کے تمام ضروری کوائف جمع کئے جاتے ہیں۔ اور ان کوائف کو پیشِ نظر رکھ کر غیر مستحق افراد کو فہرست سے خارج کرنے اور مستحق افراد کو شامل کرنے کا انہیں اختیار ہے۔ جہاں مستحقین کی تعداد بہت زیادہ ہو اور وہاں ضرورت کے مطابق رقم دستیاب نہ ہو تو صرف مستحق ترین افراد کو ہی شامل فہرست کیا جاسکتا ہے۔

ہمیں اس بات کا احساس ہے کہ محدود مالی وسائل کی بنا پر مستحقین زکوٰۃ کی تمام ضروریات پوری کرنا ممکن نہ ہے اور بہت سے مستحقین ایسے ہوں گے جن کو سرے سے یہ امداد مل ہی نہیں رہی ہوگی لیکن تقسیم تو وہی رقم کی جا سکے گی جو زکوٰۃ فنڈ میں دستیاب ہوگی جب تک زکوٰۃ فنڈ کی آمدن میں اضافہ نہ ہو امدادی رقوم میں اضافہ کرنا ممکن نہ ہے۔

زکوٰۃ کا مقصدِ بھکاری پیدا کرنا نہیں بلکہ لوگوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنا ہے لیکن اکثر دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ جو شخص ایک دفعہ زکوٰۃ حاصل کرنا شروع کرتا ہے وہ مالی حالت بہتر ہونے کے باوجود اپنا نام فہرست مستحقین زکوٰۃ سے خارج کرانے پر آمادہ نہیں ہوتا ہے۔ فہرست سے نام خارج کم ہوتے ہیں شامل کرنے کا مطالبہ زیادہ ہے۔ جو رقم ہے وہی تقسیم ہوسکتی ہے۔ دیگر اداروں کی طرح حکومت سے امداد حاصل نہیں کی جاسکتی اس لئے صرف مستحق ترین لوگوں کو شامل کیا جاتا ہے۔

تعلیمی ادارہ جات کے توسط سے ادائیگی

مالی سال 2002-2003ء میں مبلغ -/2644000 (مبلغ چھبیس لاکھ چوالیس ہزار) روپے کے اخراجات ہوئے۔ رواں مالی سال 2003-2004 میں اس مد میں مبلغ -/30,00000 (مبلغ تیس لاکھ) روپے برائے طلباء اور مبلغ -/1,00000 (مبلغ ایک لاکھ) روپے برائے عقاب سکول (نابینا افراد) میرپور کیلئے مختص کیے گئے ہیں۔ آزاد کشمیر اور پاکستان کے اعلیٰ تعلیمی اور فنی ادارہ جات میں زیرِ تعلیم مستحق زکوٰۃ طلباء بشمول ایسے طلباء جنکے والدین / سرپرست کی ماہانہ آمدن آٹھ ہزار روپے تک ہو اور حاصل کردہ نمبرات پچاس فیصد یا اس سے زیادہ ہوں کو زکوٰۃ فنڈ سے بشرح ذیل ماہوار مالی مدد ششماہی بنیاد پر (اپریل تا ستمبر اور اکتوبر تا مارچ) مہیا کی جاتی ہے۔

نمبر شمار	نام کورس	شرح ماہوار اعانت
1۔	ایم، بی، بی، ایس / انجینئرنگ ایم، ایس، سی / بی فارمیسی / ہومیوپیتھی	-/600 روپے
2۔	تین سالہ ڈپلومہ کورس / ایل، ایل، بی	-/500 روپے
3۔	بی، اے / بی کام / ایف اے / ایف ایس سی	-/300 روپے
4۔	عقاب سکول (نابینا) میرپور میں زیرِ تعلیم طلباء کو خورد و نوش اور پارچات کیلئے	-/350 روپے

معذور افراد کے گذارہ الاؤنس اور وظیفہ کیلئے محکمہ سماجی بہبود کو مبلغ -/1900000 (مبلغ انیس لاکھ) روپے بھی دیئے گئے ہیں۔

3۔ دینی درسگاہوں کو زکوٰۃ فنڈ سے ادائیگی

مالی سال 2002-2003 میں اس مد میں مبلغ 43400000 (مبلغ چار کروڑ چونتیس لاکھ) روپے خرچ ہوئے۔ رواں مالی سال 2003-2004ء میں اس مد میں مبلغ -/47000000 (چار کروڑ ستر لاکھ) روپے مختص کیے گئے ہیں۔ اسوقت آزاد کشمیر میں 207 دینی مدارس (جن میں اقامتی طلباء کی تعداد گیارہ سے لیکر 185 تک ہو) کو تقریباً 10500 (دس ہزار پانچ صد) اقامتی طلباء اور طالبات کیلئے بشرح -/300 روپے ماہوار اور مبلغ -/600 روپے سالانہ برائے پارچات ششماہی بنیادوں پر (جنوری تا جون اور جولائی تا دسمبر) مہیا کیے جاتے ہیں۔ ماہوار مالی امداد مالی سال 2002-2003ء میں -/280 روپے سے بڑھا کر -/300 روپے کی گئی تھی۔ مالی سال 2002-2003ء کے دوران 46 نئے دینی مدارس کو زکوٰۃ کونسل نے زکوٰۃ فنڈ سے اعانت جاری کرنے کی اصولی منظوری دی۔ جناب چیئرمین زکوٰۃ کونسل نے ہر مدرسہ کا موقع پر جا کر معائینہ فرمایا۔ 46 مدارس میں سے 26 مدارس معیار پر پورا اترے جبکہ 20 دینی مدارس کو معیار پر پورا نہ اترنے کی بنا پر اعانت جاری نہیں کی گئی۔ معائینہ کا ایسا طریقہ کار اپنایا جا رہا ہے۔ جس سے فرضی کوائف اور کاروباری مقاصد کیلئے چلائے جانے والے دینی مدارس کو امداد نہ ملنے پائے۔ چند ایک دینی مدارس اسی وجہ سے بند بھی کر دیئے گئے ہیں۔ اب طلباء کیلئے شناختی کارڈ کا نظام متعارف کرایا جا رہا ہے۔ جس میں طلباء/طالبات کے کوائف درج ہوں گے۔ شناختی کارڈ سے جعل سازی کے خاتمہ میں بھی مدد ملے گی۔ الحمدللہ زیادہ تر دینی مدارس ٹھیک کام کر رہے ہیں۔ جہاں زکوٰۃ فنڈ سے

دینی مدارس کو ملنے والی امداد سے عالم دین، حافظ قرآن اور ناظرہ قرآن پڑھنے والے طلباء/طالبات تیار ہو رہے ہیں۔ اس صورت حال سے دین داری کا رجحان دن بدن بڑھ رہا ہے۔ جتنا دینی رجحان عام ہوگا۔ اتنا ہی معاشرہ میں برکتیں رحمتیں نازل ہوں گی۔ معاشرہ سکھ چین حاصل کرے گا اور آخرت بھی ٹھیک ہوگی۔

4۔ طبی ادارہ جات کو زکوٰۃ فنڈ سے ادائیگی

طبی ادارہ جات کے ذریعہ مستحق زکوٰۃ (جن کا نام فہرست میں شامل ہو) مستحق علاج اور سفید پوش مریضوں کے علاج معالجہ کیلئے زکوٰۃ سے اس مد میں مالی سال **2002-2003**ء میں مبلغ **-/1,28,64000** (ایک کروڑ اٹھائیس لاکھ چونسٹھ ہزار) روپے خرچ ہوئے۔ رواں مالی سال **2003-2004**ء میں اس مد میں مبلغ **-/1,60,00000** (ایک کروڑ ساٹھ لاکھ) روپے رکھے گئے ہیں۔

طبی ادارہ جات کو زکوٰۃ فنڈ سے اس لئے رقم مہیا کی جاتی ہے کہ وہ پہلے مستحق مریضوں کو سرکاری سٹورز میں موجود ادویات میں سے مطلوبہ ادویات مہیا کریں اور جو ادویات سٹورز میں موجود نہ ہوں۔ وہ ادویات بازار سے خرید کر مریضوں کو مہیا کریں اور انہیں بازار سے ادویات وغیرہ خریدنے پر مجبور نہ کریں۔ مستحق زکوٰۃ مریض ضلع زکوٰۃ کمیٹی، مستحق علاج مریض چیئرمین حلقہ زکوٰۃ کمیٹی اور سفید پوش مریض معالج کی ذاتی تحقیق و سفارش پر علاج معالجہ کا حقدار ہے۔ اس وقت آزاد کشمیر میں درج ذیل طبی ادارہ جات کو زکوٰۃ فنڈ سے سالانہ امداد دی جارہی ہے۔ قسط کی واگزاری سہ ماہی بنیادوں پر ہوتی ہے۔

1۔ سی، ایم، ایچ مظفر آباد مبلغ -/12,00000 (بارہ لاکھ) روپے

2۔ " " راولاکوٹ مبلغ -/10,00000 (دس لاکھ) روپے

3۔ جناح ڈینٹل ہسپتال مظفر آباد۔ مبلغ -/1,00000 (ایک لاکھ) روپے

4۔ عباس انسٹیٹیوٹ امبور مظفر آباد مبلغ -/9,00000 (نو لاکھ) روپے

5۔ ڈی۔ایچ، کیو ہسپتال مبلغ -/945000 (نو لاکھ پنتالیس
(پانچ ہسپتال) فی ہسپتال ہزار) روپے

6۔ ڈی، ایچ، او (سات ہسپتال) مبلغ -/4,20,000 (چار لاکھ بیس
فی ہسپتال ہزار) روپے

7۔ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال مبلغ -/2,10,000
(8 ہسپتال) فی ہسپتال (دو لاکھ دس ہزار) روپے

8۔ رورل ہیلتھ سینٹر (اکتیس سنٹرز) مبلغ -/105,000 (ایک لاکھ پانچ ہزار
فی سنٹر روپے

9۔ بیسک ہیلتھ یونٹس مبلغ -/42,000 (بیالیس ہزار) روپے
(131 یونٹس) فی یونٹ

آزاد جموں و کشمیر کے مستحق مریض تمام طبی ادارہ جات سے علاج معالجہ کی سہولیات حاصل کر سکتے ہیں۔ جبکہ بیرونِ آزاد کشمیر مستحق مریضوں کا علاج معالجہ بتوسط ڈی۔ایچ۔او ہوتا ہے۔ ڈی۔ایچ۔او کی وساطت سے مریض کے علاج معالجہ کیلئے پاکستان کے سرکاری ہسپتال کو بذریعہ کراس چیک رقم اس ہدایت کے ساتھ بھیجی جاتی ہے

کہ علاج معالجہ پر اُٹھنے والے اخراجات میں سے اگر رقم بچ جائے تو اسے واپس کر دیا جائے۔ اگر مریض پر زیادہ اخراجات ہوتے ہوں تو وہ اخراجات ڈی، ایچ، او سے ڈیمانڈ پر حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ ڈی۔ ایچ او کی طرف سے زادِ راہ بھی مہیا کیا جاتا ہے۔

زکوٰۃ منافع فنڈ سے دل، کینسر، گردوں اور دیگر مہلک امراض کے مریضوں کے علاج معالجہ کے لئے بھی حکومت نے قواعد مرتب کر کے کروڑوں روپے رکھے ہوئے ہیں، اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ مریض کو آزاد کشمیر کے طبی ادارہ سے پاکستان کے سرکاری ہسپتال میں ریفر کرانا ہوتا ہے۔ پاکستان کے سرکاری ہسپتال سے مریض تخمینہ اخراجات حاصل کر کے نظامت اعلیٰ زکوٰۃ وعشر میں پیش کرتا ہے۔ وہاں سے تخمینہ اخراجات ضلعی میڈیکل بورڈ کے پاس جاتا ہے اور چیئرمین ضلع زکوٰۃ وعشر کمیٹی سے ایک فارم استحقاق کا بھی پر کرانا پڑتا ہے۔

اگر علاج معالجہ پر اخراجات پچاس ہزار روپے تک ہوں تو ضلعی بورڈ کی سفارش اور ضلع زکوٰۃ کمیٹی کی طرف سے استحقاق کی رپورٹ سیکریٹری زکوٰۃ وعشر کی سربراہی میں قائم کردہ کمیٹی کے پاس بغرض منظوری پیش ہوتی ہے۔ اور اگر پچاس ہزار روپے سے زیادہ اخراجات ہوں تو چیف سیکرٹری صاحب کی سربراہی میں قائم کردہ کمیٹی کے پاس کاغذات بغرض منظوری پیش ہوتے ہیں۔ کمیٹی کی منظوری کے بعد بذریعہ کراس چیک متعلقہ سرکاری ادارے کو مریض کے علاج معالجہ کیلئے رقم نظامت اعلیٰ زکوٰۃ وعشر سے بھیجی جاتی ہے۔ اس طرح مستحق مریض علاج معالجہ کے اخراجاتِ کرنے سے بچ جاتا ہے۔ زکوٰۃ منافع فنڈ کی رقم کا یہ صحیح مصرف ہے۔

5۔ مصنوعی اعضاء کی فراہمی بشمول زادِراہ مریضان

مالی سال 2002-2003ء میں اس مد میں مبلغ -/9,80,000 (نو لاکھ اسی ہزار) روپے خرچ ہوئے۔ رواں مالی سال 2003-2004ء میں اس مد میں مبلغ -/10,00000 (دس لاکھ) روپے رکھے گئے ہیں۔ یہ رقم مستحق زکوٰۃ مریضوں کو مصنوعی اعضاء ازقسم ٹانگ، بازو، آلہ سماعت، ٹرائی سائیکل اور وہیل چیئر وغیرہ فراہم کرنے پر خرچ ہوتی ہے۔

مصنوعی اعضاء فوجی فاؤنڈیشن ہسپتال راولپنڈی/سرکاری ہسپتال جہاں مصنوعی اعضاء موجود ہوں، وہاں سے خرید کر مہیا کیے جاتے ہیں۔ جبکہ ٹرائی سائیکل، وہیل چیئر، آلہ سماعت مختلف پرائیویٹ فرموں سے کوٹیشن حاصل کرنے پر جس فرم کی قیمت ارزاں ہو اس سے خرید کر مہیا کیے جاتے ہیں۔

6۔ واپسی زائدادا شدہ زکوٰۃ از بینک وایکسائز ڈیوٹی

مالی سال 2002-2003ء کے دوران اس مد میں مبلغ -/5,00000 (پانچ لاکھ) روپے کے اخراجات ہوئے۔ رواں مالی سال 2003-2004ء میں اس مد میں مبلغ -/12,00000 (بارہ لاکھ) روپے رکھے گئے ہیں۔

7۔ تقریبات بسلسلہ درس وتدریس وتربیت نظام زکوٰۃ

مالی سال 2002-2003ء میں اس مد میں مبلغ -/1,30,000 (ایک لاکھ تیس ہزار) روپے کے اخراجات ہوئے۔ رواں مالی سال 2003-2004ء میں اس مد میں مبلغ -/7,00000 (سات لاکھ) روپے رکھے گئے ہیں۔ مختلف وجوہات کی بنا پر زکوٰۃ کی آمدن میں دن بدن کمی آرہی ہے لہذا اس کمی کو پورا کرنے اور زکوٰۃ فنڈ میں اضافہ کرنے کیلئے گذشتہ مالی سال میں حلقہ وائز تربیتی پروگرامز کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں چیئرمین/ارکان مقامی زکوٰۃ کمیٹی ہا، تحویلداران اور محکمہ کے ملازمین کو نظام زکوٰۃ کی فرضیت، اہمیت، افادیت اور زکوٰۃ کی تقسیم کے طریقہ کار اور کارکردگی کے حوالہ سے پوری پوری معلومات فراہم کی گئیں۔ اور پائی جانے والی بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا گیا۔ دورانِ تربیتی پروگرام یہ بات مشاہدہ میں آئی کہ نظام زکوٰۃ سے متعلق افراد کو بھی اس کی فرضیت اہمیت، افادیت اور تقسیم کے طریقہ کار/کارکردگی کے حوالے سے پوری معلومات نہ ہیں۔ اس ضرورت کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ تمام ضلعی صدر مقامات پر زکوٰۃ سیمینارز منعقد کیئے جائیں گے۔ جن میں زکوٰۃ کے نظام سے وابستہ لوگوں کے علاوہ علماء کرام، معززین علاقہ، مخیر اور صاحب ثروت افراد کو خاص طور پر مدعو کیا جائے گا۔ اوران سیمینارز کے ذریعہ عوام الناس کو زکوٰۃ سے متعلقہ مسائل، زکوٰۃ کی اہمیت وافادیت کے بارہ میں آگاہ کیا جائے گا۔ غلط فہمیوں کا ازالہ کیا جائے گا۔ اور نظام زکوٰۃ کے بارہ میں کارکردگی ان کے سامنے رکھتے ہوئے انہیں رضا کارانہ بنیادوں پر زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے ترغیب دی جائے گی۔ اور اس کے ساتھ ہی نظام زکوٰۃ سے

متعلقہ لوگوں تحویلداران اور چیئرمین زکوٰۃ کمیٹی ہا کو اپنے فرائض منصبی کی انجام دہی کے سلسلہ میں تربیت دی جائے گی۔ جس کا باقاعدہ تربیتی نصاب مرتب کیا گیا ہے۔ ان اقدامات کی بدولت نظام زکوٰۃ میں خاطر خواہ بہتری کی توقع ہے۔ یہ تربیت اس لئے بھی ضروری ہے کہ مروجہ نظام زکوٰۃ کی رو سے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں اور تحویلداران کو عاملین زکوٰۃ کی حیثیت حاصل ہے جن کے ذمہ زکوٰۃ کی تقسیم کے علاوہ زکوٰۃ وعشر کی وصولی بھی ہے۔ بینکوں اور مالیاتی اداروں کے علاوہ صرف ایسے زمینداروں اور کاشتکاروں جن کی زمینی پیداوار پانچ وسق (948 کلوگرام) یا اس سے زائد ہو عشر کے حوالے سے لازمی وصولی کے زمرے میں آتے ہیں۔ باقی تمام اموال پر زکوٰۃ کی وصولی رضا کارانہ عمل ہے۔ محکمہ مال سے مستعار الخدمت تحصیلداران اور نائب تحصیلداران صرف اس لئے اس محکمہ میں تعینات کئے گئے ہیں کہ وہ ہر فصل کے موقعہ پر اصل پیداوار کا تخمینہ مرتب کر کے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے حوالے کریں تا کہ اس کی روشنی میں عشر کی وصولی ہو سکے۔ لیکن یہ سارا عمل سست رفتاری کا شکار ہے۔ زکوٰۃ وعشر کے حوالے سے تمام اموال پر لازمی اور رضا کارانہ وصولی کے لئے اس نظام کو موثر اور فعال بنانے کی ضرورت ہے اور یہ کام خاطر خواہ تربیت سے ہی ممکن ہو سکتا ہے۔

8۔ ماہوار مالی امداد بمنظوری زکوٰۃ کونسل

مالی سال 2003-2002ء میں اس مد میں مبلغ -/4,64,850 (چار لاکھ چونسٹھ ہزار آٹھ صد پچاس) روپے کے اخراجات ہوئے۔ رواں مالی سال 2004-2003ء میں اس مد میں مبلغ -/7,00000 (سات لاکھ) روپے رکھے گئے

ہیں۔ یہ رقم ایسے افراد پر خرچ ہو رہی ہے جو عام مستحقین کے مقابلہ میں حالات و واقعات کی روشنی میں زیادہ امداد حاصل کرنے کے حقدار ہیں۔

9۔ جہاد فی سبیل اللہ

مالی سال 2002-2003 میں اس مد میں 4,77,70,000/- (چار کروڑ ستہتر لاکھ ستر ہزار) روپے کے اخراجات ہوئے۔ رواں مالی سال میں اس مد میں مبلغ 5,0000000/- (پانچ کروڑ) روپے رکھے گئے ہیں۔ یہ رقم بذیل مقاصد کے لئے مختص ہے۔

1۔ معاوضہ لواحقین شہداء

2۔ امداد متاثرین حد متارکہ جنگ۔

3۔ متفرق معاملات متعلقہ جہاد۔

10۔ اخراجات دارالکفالت (خورد و نوش، پارچات و جیب خرچ)

مالی سال 2002-2003ء میں اس مد میں مبلغ 1,16,000/- (ایک لاکھ سولہ ہزار) روپے خرچ ہوئے۔ رواں مالی سال میں اس مد میں مبلغ 1,25,000/- (ایک لاکھ پچیس ہزار) روپے رکھے گئے ہیں۔ آزاد کشمیر میں دارالکفالت ہا بوجوہ بند کر دیئے گئے ہیں۔ صرف میرپور میں دارالکفالت کا معاملہ عدالت العالیہ میں زیر سماعت ہے۔ حتمی فیصلہ ہونے تک محکمہ کو یہ اخراجات برداشت کرنے پڑ رہے ہیں۔

11۔غیر متوقع متفرق انفرادی معاملات

مالی سال 2002-2003 میں اس مد میں مبلغ -/24,05,802 (چوبیس لاکھ پانچ ہزار آٹھ صد دو) روپے خرچ ہوئے ہیں۔ رواں مالی سال 2003-2004 میں اس مد میں مبلغ -/25,15,000 (پچیس لاکھ پندرہ ہزار) روپے رکھے گئے ہیں۔ یہ رقم زکوٰۃ کونسل کی منظوری سے ان افراد کو مہیا کی جاتی ہے۔ جو حالات اور واقعات کی روشنی میں زکوٰۃ فنڈ سے فوری امداد کے مستحق ہوں۔ اس کے علاوہ یہ رقم غیر متوقع اخراجات یعنی جس مد میں رقم کی کمی لگ جائے اس کمی کو دور کرنے کیلئے بھی استعمال ہوتی ہے۔

12۔انتظامی اخراجات

انتظامی اخراجات مالی سال 2002-2003 ء میں اس مد میں مبلغ -/3,99,00000 (تین کروڑ ننانوے لاکھ) روپے کے اخراجات ہوئے۔ رواں مالی سال 2003-2004ء میں اس مد میں مبلغ -/3,96,10,000 (تین کروڑ چھیانوے لاکھ دس ہزار) روپے رکھے گئے ہیں۔ چیئرمین زکوٰۃ کونسل / اراکین زکوٰۃ کونسل، چیئرمین ضلع و حلقہ جات کا اعزازیہ، زکوٰۃ فنڈ ملازمین کی تنخواہیں وغیرہ اور دیگر سائر اخراجات اس مد سے پورے کیے جاتے ہیں۔ حکومت نے کام چلانے کی خاطر شروع میں اس نظام سے متعلق کچھ عملہ نارمل میزانیہ سے فراہم کیا تھا۔ لیکن یہ عملہ ناکافی ہونے کی بنا پر زکوٰۃ کونسل نے مجبوراً محکمہ کا کام بااحسن طریقہ سے چلانے کیلئے زکوٰۃ فنڈ سے کچھ عملہ مہیا کیا ہوا ہے اور سائر اخراجات بھی زکوٰۃ فنڈ سے پورے کیے جاتے

رہے ہیں۔ ماضی میں ملازمین زکوٰۃ فنڈ کے کوئی باقاعدہ سروس رولز وغیرہ نہ تھے۔ اب زکوٰۃ فنڈ ملازمین کے باقاعدہ تمام رولز نافذ کر دیئے گئے ہیں۔ جن کے مطابق زکوٰۃ فنڈ ملازمین کو بھی وہی مراعات حاصل ہوں گی جو دیگر ہم پلہ سرکاری ملازمین کو حاصل ہیں۔ اس صورتحال کے پیش نظر انتظامی اخراجات میں ناگزیر اضافہ ہوا ہے۔ جسے کم سے کم معیار پر رکھنے کی انتہائی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور سائر اخراجات کو موجودہ بجٹ میں ایک کروڑ روپے سے کم کر کے مبلغ -/3660000 (مبلغ چھتیس لاکھ ساٹھ ہزار) روپے تک محدود کر دیا گیا ہے۔ زکوٰۃ کونسل کے فیصلے کے مطابق حکومت سے یہ تحریک کی گئی ہے کہ وہ زکوٰۃ فنڈ کے عملہ کو نارمل میزانیہ پر لائے اور دیگر سائر اخراجات کے لیے بھی رقم میں اضافہ کرے تاکہ زکوٰۃ فنڈ پر کم سے کم بوجھ پڑے اور اس طرح بچت شدہ رقم مستحقین میں تقسیم کی جا سکے۔

13۔ انفرادی مالی امداد بتوسط چیئرمین صاحبان اضلاع زکوٰۃ و عشر کمیٹی ھا

مالی سال **2002-2003**ء میں اس مد میں مبلغ **-/20,99,000** (بیس لاکھ ننانوے ہزار) روپے کے اخراجات ہوئے۔ رواں مالی سال **2003-2004**ء میں اس مد میں مبلغ **-/31,25,000** (اکتیس لاکھ پچیس ہزار) روپے رکھے گئے ہیں۔ یہ رقم مقامی زکوٰۃ کمیٹی ھا کو واگذار کردہ قسط کا ایک فیصدی تھی۔ جسے رواں مالی سال میں بڑھا کر **1.50** کر دیا گیا ہے۔

زکوٰۃ و عشر ایکٹ میں تمام صوابدیدی اختیارات ختم کر کے اب صرف چیئرمین اضلاع کی تحویل میں رقم رکھنے کی پرویژن موجود رہ گئی ہے۔ تاکہ یہ رقم ضلعی حدود میں

سے کسی شخص کے ناگہانی آفت میں مبتلا ہونے اور فوری اشد ضرورت پوری کرنے پر استعمال ہو سکے۔ زکوٰۃ کونسل کے حالیہ اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ چیئر مین اضلاع اس رقم کا کم از کم 2/3 حصہ ضلع میں قائم تمام حلقوں میں مساویانہ طور پر تقسیم کرنے کے پابند ہوں گے۔

14۔ نادار یتیم بچیوں کی شادی کیلئے مالی امداد

مالی سال 2002-2003 میں اس مد میں مبلغ -/40,84,000 (چالیس لاکھ چوراسی ہزار) روپے خرچ ہوئے۔ رواں مالی سال 2003-2004ء میں اس مد میں مبلغ -/42,00000 (بیالیس لاکھ) روپے رکھے گئے ہیں۔ مروجہ طریقہ کار کے مطابق فی کیس مبلغ -/7000 (سات ہزار) روپے رکھے گئے ہیں اور ہر حلقہ میں پورے سال میں صرف 20 کیسز میں امداد مہیا کی جاسکتی ہے۔ پہلے یہ رقم چیئر مین ضلع زکوٰۃ کمیٹی کی منظوری سے دی جاتی تھی رواں مالی سال میں اس رقم کو چیئر مین حلقہ زکوٰۃ کمیٹی کی منظوری سے دیئے جانے کا فیصلہ ہوا ہے۔ رقم کی ادائیگی کرتے وقت اس امر کی خصوصی ہدایت کی گئی ہے۔ کہ حلقہ میں ایسے کیسز میں ترجیح بنیادوں پر امداد فراہم کی جائے گی۔ جن کا نام فہرست مستحقین میں شامل ہوگا۔